بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرک کی شناعت

اس سے قبل پوسٹ میں ہم نے شرک کے معنی اور اس امت میں پھیلے ہوئے کچھ مشرکانہ عقائد واعمال کے بارے میں بتایا تھا۔اس پوسٹ میں ہم نے اللہ کا حکم بیان کر دیا تھا کہ شرک کی حالت میں وفات پانے والے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ہمیشہ کی جہنم لازم اور اس پر جنت حرام ہونے کا اعلان کیا ہے۔ اس پوسٹ میں ہم ان شاء اللہ تعالیٰ قرآن وحدیث سے ان باتوں کی مزید نشاندہی کریں گے کہ کہ شرک کس قدر شنیع فعل ہے۔ سورہ انعام میں اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ برگزیدہ انبیاء علیہم السلام یعنی اسحٰق، یعقوب، نوح، داوٗد، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ ہارون، زکریا، یحیٰ، عیسیٰ، الیاس، اسمٰعیل، یسع، یونس، لوط علیہم السلام کا ذکر کر کے فرمایا:

۞ ۞ ۞ وَلُوطًاۚ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٨٦﴾ وَمِنْ ءَابَآئِهِمْ وَذُرِّيَّٰتِهِمْ وَإِخْوَٰنِهِمْۖ وَٱجْتَبَيْنَٰهُمْ وَهَدَيْنَٰهُمْ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٨٧﴾ ذَٰلِكَ هُدَى ٱللَّهِ يَهْدِى بِهِۦ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦۚ وَلَوْ أَشْرَكُوا۟ لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴾[الأنعام: 86-88]

"۔۔۔۔اور لوط کو بھی، ہم نے ہر ایک کو دنیا والوں پر فضیلت عطا کی۔ اور ان کے آباؤ اجداد اور اولاد اور بھائیوں میں سے بھی، اور ہم نے ان کو منتخب کر لیا اور راہ راست کی طرف ان کی رہنمائی کی اور یہ اللہ کی ہدایت ہے اس سے وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے نوازتا ہے، اور اگر (بالفرض محال) وہ شرک کر لیتے تو ان کا کیا ہوا سب ضائع ہو جاتا"۔

سورہ الزمر میں مزید فرمایا:

﴿وَلَقَدْ أُوحِىَ إِلَيْكَ وَإِلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ ٱلْخَٰسِرِينَ﴾[الزمر: 65]

"اور یقیناً (اے نبی ﷺ) آپ کی طرف اور ان سب (پیغمبروں) کی طرف جو آپ سے پہلے ہو گزرے ہیں یہ وحی بھیجی جا چکی ہے کہ: اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے اعمال ضبط کر لئے جائیں گے اور تم یقیناً خسارے پانے والوں میں ہو جاؤ گے"۔

انبیاء علیہم السلام کبھی بھی شرک کرنے والے نہیں ہوتے بلکہ وہ تو شرک کو ختم کرنے آتے ہیں، یہاں شرک کی شناعت بیان کرنے کے لئے ان اٹھارہ (18) کا نام لیکر اور پھر سورہ زمر میں نبی ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا گیا کہ کہیں اگر ہمارے یہ نبی بھی (استغفر اللہ) شرک کرتے تو ان کے سارے کے سارے اعمال، انکی صلاۃ، ان کے تہجد گزاریاں، ان کے صوم، ان کا اللہ کی راہ میں نکلنا یہ سب برباد ہو جاتا اور وہ اللہ کے یہاں نقصان اٹھانے والوں میں ہوتے۔

مشرک قومیں تباہ کر دی جاتی ہیں:

﴿قُلْ سِيرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ فَٱنظُرُوا۟ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلُۚ كَانَ أَكْثَرُهُم مُّشْرِكِينَ﴾[الروم: 42]

”کہدو کہ زمین پر چلو پھر، پس دیکھو کیا انجام ہوا اس سے پہلی قوموں کا، ان کی اکثریت مشرک بن گئی تھی“۔

اس آیت میں بتایا گیا کہ جن قوموں میں لوگ کثرت سے شرک کرنے لگتے ہیں ان پر اللہ کا عذاب آجاتا ہے، قرآن و حدیث میں کئی اقوام کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان عذاب سے ہلاک کر دیا۔ سورہ انعام کی آیت میں بتا گیا کہ امن و ہدایت کن کے لئے ہے:

﴿ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَلَمۡ يَلۡبِسُوٓاْ إِيمَٰنَهُم بِظُلۡمٍ أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمُ ٱلۡأَمۡنُ وَهُم مُّهۡتَدُونَ﴾[الأنعام: 82]

”جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں ظلم کی آزمائش نہیں کی ان ہی کے لئے امن ہے اور وہی ہدایت پر ہیں“۔

جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرامؓ نے نبی ﷺ سے عرض کی کہ ہم میں سے کون ہے جس نے ظلم نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا:

﴿إِنَّ ٱلشِّرۡكَ لَظُلۡمٌ عَظِيمٞ﴾ [لقمان: 13]

”بے شک شرک سب سے بڑا ظلم ہے“

(بخاری، كتاب الايمان ، بَابٌ: ظُلْمٌ دُونَ ظُلْمٍ)

یعنی ایمان وہی معتبر ہے جس میں شرک کا شائبہ بھی نہ ہو۔ دعویٰ ایمان بھی ہو اور کفر و شرک بھی ہو رہا ہو تو ایسا ایمان اللہ تعالیٰ کے یہاں قابل قبول نہیں۔ سورہ یوسف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَا يُؤۡمِنُ أَكۡثَرُهُم بِٱللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشۡرِكُونَ١٠٦﴾ [يوسف: 106]

”اور ایمان نہیں لاتی لوگوں کی اکثریت اللہ پر مگر وہ شرک کرتے ہیں“۔

قرآن کی اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح کیا کہ اللہ پر ایمان لانے کے باوجود لوگوں کی اکثریت شرک میں ملوث ہوتی ہے۔ یعنی دعویٰ کہ ہمارا توکل اللہ تعالیٰ پر ہے لیکن بیماری دور کرنے، روزگار میں اضافے کے لئے تعویذ لٹکاتے ہیں، حفاظت کے لئے امام ضامن باندھتے ہیں تو بتائیں یہ کیسا ایمان ہے۔ جب توکل اللہ سے ہٹ گیا اور دوسری چیز پر ہو گیا تو یقیناً یہ شرک ہو گیا۔ تو ایسی اقوام پر جن میں شرک سما جاتا ہے اللہ تعالیٰ عذاب بھیجا کرتا ہے۔

مشرک کے لئے دعائے مغفرت کرنا بھی منع ہے:

سورہ التوبۃ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَن يَسۡتَغۡفِرُواْ لِلۡمُشۡرِكِينَ وَلَوۡ كَانُوٓاْ أُوْلِي قُرۡبَىٰ مِنۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمۡ أَنَّهُمۡ أَصۡحَٰبُ ٱلۡجَحِيمِ١١٣﴾

[التوبة: 113]

”نبی (ﷺ) اور ایمان والوں کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا کریں خواہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں جبکہ ان پر یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ وہ جہنمی ہیں“۔

سورہ حشر میں ایک طرف خود اللہ تعالیٰ نے مومنین کو اپنے سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کے لئے دعا کرنا سکھایا، لیکن کس قدر بدنصیب ہوتا ہے یہ مشرک کہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ اور ایمان والوں کو منع کر دیا کہ وہ کسی مشرک کے لئے مغفرت کی دعا نہ کریں۔ صلاۃ المیت بھی دعائے مغفرت ہی ہوتی ہے لہذا جان لیں کہ ایسا شخص جو شرک پر مرے اس کی نہ ہی صلاۃ المیت ادا کریں اور نہ ہی کسی اور وقت اس کے لئے مغفرت کی دعا کریں۔

مشرکین سے نکاح بھی منع ہے:

سورہ البقرہ میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا:

﴿وَلَا تَنكِحُواْ ٱلۡمُشۡرِكَٰتِ حَتَّىٰ يُؤۡمِنَّۚ وَلَأَمَةٞ مُّؤۡمِنَةٌ خَيۡرٞ مِّن مُّشۡرِكَةٖ وَلَوۡ أَعۡجَبَتۡكُمۡۗ وَلَا تُنكِحُواْ ٱلۡمُشۡرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤۡمِنُواْۚ وَلَعَبۡدٞ مُّؤۡمِنٌ خَيۡرٞ مِّن مُّشۡرِكٖ وَلَوۡ أَعۡجَبَكُمۡۗ أُوْلَٰٓئِكَ يَدۡعُونَ إِلَى ٱلنَّارِۖ وَٱللَّهُ يَدۡعُوٓاْ إِلَى ٱلۡجَنَّةِ وَٱلۡمَغۡفِرَةِ بِإِذۡنِهِۦۖ وَيُبَيِّنُ ءَايَٰتِهِۦ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُونَ١﴾ [البقرة: 221]

”تم مشرکہ عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں، ایک مومنہ باندی مشرکہ خاتون سے بہتر ہے خواہ وہ تمہیں بہت ہی پسند کیوں نہ ہو۔ اور مومنہ خواتین کو مشرک مردوں کے نکاح میں نہ دو، جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں، مومن غلام بھی مشرک سے بہتر ہے خواہ وہ تمہیں بہت ہی پسند کیوں نہ ہو۔ یہ تو تمہیں جہنم کی طرف بلاتے ہیں، اور اللہ تمہیں اپنے حکم سے جنت و مغفرت کی طرف بلاتا ہے۔ اور لوگوں کے لئے اپنی آیات واضح طور پر بیان فرماتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں“۔

اللہ تعالیٰ مشرک سے کس قدر نفرت کرتا ہے کہ اپنے مومن بندوں کو حکم دے رہا ہے کہ مومن مرد کسی بھی مشرکہ سے ہرگز نکاح نہ کرے اور فرمایا کہ اس مشرکہ کے مقابلے میں ایک مومنہ باندی بہت بہتر ہے خواہ وہ مشرکہ تمہیں کتنی ہی پسند کیوں نہ ہو۔ اسی طرح ایک مومنہ کا نکاح کسی مشرک مرد سے ہرگز نہ کیا جائے، اس کے مقابلے میں ایک مومن غلام بہت زیادہ بہتر ہے۔ یہ حکم اس لئے دیا گیا کہ مشرک سے نکاح کے بعد پھر مشرکوں کو رسم و رواج کو اپنا لیا جاتا ہے اور بالآخر اس کا انجام ہمیشہ کی جہنم ہی ہوتا ہے۔ البتہ سورہ المائدہ میں مومن مردوں کو اس بات کی رخصت دی گئی کہ اہل کتاب کی پاک دامن خواتین سے نکاح کر سکتے ہیں۔ یاد رہے کہ یہ صرف ایک رخصت ہے ورنہ حکم وہی ہے کہ مشرکہ سے نکاح نہ کیا جائے۔

اس پوسٹ کے آخر میں ہم سورہ الحج کی ایک آیت بیان کر رہے ہیں جس سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ مشرک کا کیا انجام ہے:

﴿حُنَفَآءَ لِلَّهِ غَيۡرَ مُشۡرِكِينَ بِهِۦۚ وَمَن يُشۡرِكۡ بِٱللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ ٱلسَّمَآءِ فَتَخۡطَفُهُ ٱلطَّيۡرُ أَوۡ تَهۡوِي بِهِ ٱلرِّيحُ فِي مَكَانٖ سَحِيقٖ٣١﴾

[الحج: 31]

”اللہ کے لئے یکسو ہو جاؤ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کیا تو وہ ایسا ہے جیسے وہ آسمان سے گرے پھر اسے پرندے اچک لے جائیں یا ہوا اسے کسی دور دراز مقام میں لے جا کے پھینک دے“۔

(ان شاء اللہ جاری ہے)